رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

کتب خانہ جناب میر محمد اسحاق صاحب
بالمعرفت - دارالانوار
قادیان
Qadian

فاروق
قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ شعبان ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۸

دارالامان کی خبریں

(۱) سیدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تا ایندم سندھ میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو ضعف بہت ہے۔ طبیعت علیل سی رہتی ہے۔ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔

(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا اپریشن ہو گیا۔ مگر پیشاب کی تکلیف رہتی ہے۔ اور ضعف بھی ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کامل کے لئے دعا فرماویں۔

(۴) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے پرائمری کلاسوں کے لئے متصل نور ہاسپیٹل ایک شاندار مکان تعمیر کر لیا ہے۔ اس میں پرائمری کلاسیں تعلیم پاتی ہیں۔ خوب موقعہ پر ہے۔

(۵) ۸ر اکتوبر بعد نماز مغرب جناب چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز نے اپنے لڑکے نور الدین جہانگیر صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک تھے۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مقامی امیر نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

مشرق کا ہما اور ہے مغرب کا ہما اور

مشرق کی ہوا اور ہے مغرب کی ہوا اور
یاں غفلت و سستی ہے وہاں محنت و چستی
یاں گانجہ و افیون وہاں برانڈی و وسکی
یاں چیخ پکار اور وہاں عین خموشی
یاں منصب و جاگیر وہاں صرف خطابات
یاں طبلہ و سارنگ وہاں بیانڈ و پیانو
یاں سہنا نہ کہنا تو وہاں کہنا نہ سہنا
یاں لکھتے ہیں سیدھا تو وہاں لکھتے ہیں الٹا
مجذوب کی بڑ یاں ہے تو واں کام کی باتیں
یاں سایۂ ادبار ہے وہاں سایۂ اقبال
یاں مینہ برستا ہے وہاں ہن کی ہے بارش
یاں بان کی ہے کھاٹ وہاں مخمل ہی کاٹ
یاں حوروں کا مجمع ہے وہاں پریوں کا جمگھٹ
یاں ٹولیاں ہیں اور وہاں پارٹیاں ہیں
صیقل کی چمک یاں ہے تو پالش کی دمک واں
یاں دال چپاتی ہے وہاں ٹوسٹ ہے اور سوپ
یہ روغنی اور گھی کی وہاں روکھی و پھیکی
نادیدہ یہ بہتر ہے تو ناگفتہ وہ بہتر
ارزانی ہے یہ ایک گرانی ہے وہ ایک
تاریکی میں یہ غرق تو وہ روشنی میں برق
یہ کالی ہے ٹلتی نہیں وہ گوری ہے ٹلتی

مشرق کی فضا اور ہے مغرب کی فضا اور
مشرق کی ادا اور ہے مغرب کی ادا اور
مشرق کا نشہ اور ہے مغرب کا نشہ اور
مشرق کی پکار اور ہے مغرب کی پکار اور
مشرق کی عطا اور ہے مغرب کی عطا اور
مشرق کی صدا اور ہے مغرب کی صدا اور
مشرق کی وفا اور ہے مغرب کی وفا اور
مشرق کا لکھا اور ہے مغرب کا لکھا اور
مشرق کا کہا اور ہے مغرب کا کہا اور
مشرق کا ہما اور ہے مغرب کا ہما اور
مشرق کی گھٹا اور ہے مغرب کی گھٹا اور
مشرق کی سرا اور ہے مغرب کی سرا اور
مشرق کی سبھا اور ہے مغرب کی سبھا اور
مشرق کا جبھا اور ہے مغرب کا جبھا اور
مشرق کی جلا اور ہے مغرب کی جلا اور
مشرق کا مزا اور ہے مغرب کا مزا اور
مشرق کی غذا اور ہے مغرب کی غذا اور
مشرق کی حیا اور ہے مغرب کی حیا اور
مشرق کی دوا اور ہے مغرب کی دوا اور
مشرق کی ضیا اور ہے مغرب کی ضیا اور
مشرق کی بلا اور ہے مغرب کی بلا اور

یہ شدید اقدامت یہ وہ جدت پہ ہی لٹو
یہ عشق میں دیوانہ تو وہ سو میں ہے دانا
یہ ایک کا قائل ہے تو وہ تین پہ مائل

مشرق کی رضا اور ہے مغرب کی رضا اور
مشرق کی ولا اور ہے مغرب کی ولا اور
مشرق کا خدا اور ہے مغرب کا خدا اور

آزاد غرض ان میں مساوات کہاں ہے؟
مشرق کا ہے لا اور تو مغرب کا ہے لا اور

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کو مبارکباد کا تار

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے جرمنی اور چیکوسلوویکیہ کی الجھن کو دور کرنے میں جو مساعی جمیلہ کی ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں مبارکباد کا حسب ذیل تار ارسال فرمایا:-

"میں اپنی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جس کے افراد تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی ان مساعی جمیلہ پر جو آپ نے دنیا میں قیام امن کے لئے سرانجام دی ہیں۔ اور اس کامیابی پر جو خدا تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان لاکھوں والدین کے دل جن کے بچوں کی زندگیاں آپ نے بچا لی ہیں۔ آپ کے اس عظیم الشان کارنامہ پر آپ کے لئے جذبات تشکر و امتنان سے پُر ہیں۔ دعا ہے۔ کہ قیام امن کی مزید مساعی میں بھی خدا تعالیٰ آپ کی امداد فرمائے۔ اور آپ کو ہندوستان اور فلسطین میں بھی امن اور خوشحالی کے قیام کی توفیق عطا کرے۔

مہاراجہ بہادر پٹیالہ کو دربار تاجپوشی پر مبارکباد کا تار

ناظر صاحب امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل تار مہاراجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہادر پٹیالہ کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔

براہ مہربانی جماعت احمدیہ کی طرف سے دربار تاجپوشی کی تقریب پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ اس نیک اور مفید کام میں جو آپ کر رہے ہیں۔ آپ کی مدد فرمائے۔ اور اسے جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔

ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ کی طرف سے شکریہ

ہز ہائی نس کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے اس کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے:۔

پٹیالہ ۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء۔ مجھے ہز ہائی نس مہاراج ادھیراج کی طرف سے ہدایت ملی ہے۔ کہ میں آپ سے درخواست کروں۔ کہ آپ نے دسہرہ دربار کی مسرت آفرین تقریب پر مبارکباد کا جو پیغام ارسال فرمایا تھا۔ اس کے لئے ہز ہائی نس کی جانب سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کروں۔

نظارتوں کے اعلان

چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک خزانہ میں بھیج دینا چاہیئے

بعض اوقات احباب اس غرض سے چندہ کی رقم رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی کرنے پر ارسال کر دی جائے گی۔ لیکن اس طریق سے روپیہ بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے مرکزی کاموں میں سخت حرج واقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے عہدہ داران مقامی کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہر ماہ چندہ کی رقوم ۱۵-۱۶ تاریخ تک روانہ کر دی جایئں۔ تاکہ ۲۰ تک مرکز میں پہنچ جایئں۔ امیر یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی کا فرض ہوگا۔ کہ اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں۔ کہ تمام جمع شدہ روپیہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب کے پاس جمع رہے۔ اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجا جاتا رہے۔ (ناظر بیت المال)

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کر دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں۔ جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی براہ راست چندہ ارسال کرے گا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

براہِ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اسلیئے آئندہ کے لئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہِ راست چندہ ارسال کرنا ضروری خیال کریں۔ تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت لے لیں۔ (ناظر بیت المال)

فیصلہ جات مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء اور احباب کی ذمہ واری

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور امور کے جن سے صدر انجمن احمدیہ کی آمدنی کو بڑھانا مقصود تھا۔ مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئی تھیں۔

۱۔ احباب اپنا فالتو روپیہ جو انہوں نے خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان۔ بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع کیا ہو۔ بطور امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل فرمادیں۔

۲۔ تین سال کے لئے دوست اپنے چندہ عام یا حصہ آمد کی شرح میں اضافہ فرمائیں۔ یعنی چندہ عام بجائے ار فی روپیہ کے [illegible] فی روپیہ اور حصہ آمد بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۸ وعلےٰ ہذا القیاس۔

۳۔ موصی اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا فرمانے کی سعی کریں۔

۴۔ مقامی جماعتیں ریزرو فنڈ کے لئے رقوم اپنے پر فرض کر لیں۔ کہ ضرور فراہم کی جاویں گی۔

بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ کیا انہوں نے اپنی ذمہ واری محسوس فرمائی ہے؟ اگر نہیں۔ تو اب اس بارہ میں سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

چندہ کے بقایا جات سابقہ

بجٹ میں پیش کردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں سالقہ بقایا جات مرکزی ریکارڈ کی رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ ان بقایوں کے جلد سے جلد وصول کرنے کی کوشش کریں۔ ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ ہوں۔ جو کسی دوسری جگہ چلے گئے ہوں تو عہدہ داران مقامی کو چاہیئے۔ کہ صحیح وجوہات کو معہ ثبوت یا دلائل پیش کریں۔ ایسی (ناقابل وصول) رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کروائیں۔ اس قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۸ء تک کیا جائیگا۔ اس کے بعد جو بقایا جات رہ جائینگے۔ ان کے ادا کرنے کی ذمہ واری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہو جائیگی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔ (ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے ماہ جون میں احباب تک بھجوائی جا چکی ہے۔ تا احباب اور جماعتیں اخیر نومبر ۱۹۳۸ء تک بسہولیت یکمشت یا بذریعہ اقساط یہ رقم ادا کر سکیں۔ پھر دوسری سہولیت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ فرمادی تھی۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کو گھٹا کر بجائے پندرہ فی صدی کے دس فی صدی مقرر فرمادی۔ لیکن باوجود ان سہولتوں کے احباب کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی میں وہ سرگرمی ظاہر نہیں ہو رہی۔ جو ہونی چاہیئے۔

اب جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور جماعتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی چندہ جلسہ سالانہ جلد وصول کر کے روپیہ مرکز میں بھجوائیں احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ گذشتہ مجلس مشاورت پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس چندہ کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ پس کوشش ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی شخص اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔ اور جماعت کی خواتین کو بھی اس چندہ میں شریک کیا جائے۔ (ناظر بیت المال)

کن آمدنیوں پر چندہ ادا کرنا واجب ہے؟

بعض ملازم پیشہ احباب نے دریافت کیا ہے۔ کہ کونسی آمدنیوں پر چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اور کونسے اخراجات آمدنی میں سے وضع کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے متعلق اگرچہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں تفصیلی طور پر فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ بعض احباب نے رپورٹ مجلس مشاورت نہ پڑھی ہو۔ اور اس فیصلے سے بے خبر ہوں۔ اسلیئے بغرض آگاہی احباب جماعت مجلس مشاورت مذکور کے اس فیصلہ کی روشنی میں ایسی آمدنیوں یا اخراجات کو جو چندہ سے مستثنیٰ ہیں۔ بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

انعام۔ وظیفہ۔ گذارہ یا نقد تنخواہ جو کسی کام کے عوض ملتی ہو۔ اس میں مندرجہ ذیل اخراجات وضع کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچے۔ اس پر چندہ ادا کرنا واجب ہے۔

۱۔ انکم ٹیکس یا دیگر ٹیکس جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد کئے گئے ہوں۔

۲۔ جملہ الاؤنسز مثلاً سفر خرچ وغیرہ (البتہ پہاڑ الاؤنس پر چندہ ادا کیا جائے گا) ان اخراجات کے علاوہ اور کوئی استثنا نہ ہوگی۔

پراویڈنٹ فنڈ۔ اقساط ادائیگی قرضہ کرایہ مکان وغیرہ چندہ کے حساب کے لئے منہا نہیں کئے جائیں گے۔

اگر کوئی دوست پراویڈنٹ فنڈ یا قرضہ جات وغیرہ وضع کر کے باقی آمد پر چندہ ادا کرتے ہوں۔ تو ان کے متعلق سکرٹریان مال دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

روایات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد ارسال کی جائیں

ایسے تمام احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پیدا کیا۔ اور پھر حضور کی صحبت میں رہنے کا بھی موقع عطا فرمایا۔ وہ بڑے ہی خوش قسمت اور بابرکت وجود ہیں۔ اور جس قدر بھی وہ اس خوش قسمتی پر ناز کریں۔ ان کے لئے بالکل زیبا ہے۔ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے بادشاہ ان لوگوں کا نام نہایت ہی عزت و احترام سے لیا کریں گے۔ اور رضی اللہ عنہم کے خداوندی خطاب کے بغیر ان کا نام لینا سوئے ادبی شمار کیا جائیگا۔

ایسے احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کے سینوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی پیاری بات محفوظ ہو۔ خواہ حضور علیہ السلام نے ان سے براہ راست کی ہو۔ یا ان کی موجودگی میں کسی اور دوست سے کی ہو۔ تو وہ بہت جلد خوشخط تحریر فرما کر نظارت ہذا کو ارسال کر دیں۔ ایسے احباب بھی اپنی روایات ارسال فرما سکتے ہیں۔ جو گو صحابی نہ ہوں۔ مگر انہوں نے کسی صحابی سے روایات سُنی ہوں۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۸

معاہدہ میونچ کے باوجود جنگ کا احتمال ہے

امن پسند دنیا کے لئے یہ پیغام بلاشبہ خوشگوار ہے۔ کہ جنگ کے وہ مہیب بادل جو گذشتہ ایک ماہ سے فضائے یورپ پر چھائے ہوئے تھے۔ ٹل گئے۔ اور لاکھوں انسانی جانوں اور بے اندازہ اموال کے ضیاع کا اندیشہ جاتا رہا۔ ہمارے لئے یہ صورت حالات بلاشبہ قابل اطمینان ہوتی۔ اگر ہمیں یقین ہوتا۔ کہ جنگ کا خطرہ ہمیشہ کے لئے نہیں تو کم از کم ایک مدت کے لئے ٹل گیا ہے۔ لیکن جس صورت میں ہمیں یہ یقین ہوا۔ کہ اس معاہدے نے صرف ایک قوم کی قوم کو تباہ کر دیا ہے۔ بلکہ جنگ کے احتمالات کو اور زیادہ قریب کر دیا ہے تو اس صورت میں ہمیں اس معاہدے سے کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس معاہدے نے جنگ کو ملتوی کر دیا ہے۔

سب سے افسوسناک امر جو اس معاہدے کے نتیجے میں ظاہر ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہم زور اور طاقت کی دھمکی سے انگلستان کی عافیت کوش سلطنت سے جو چاہیں۔ منوا سکتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس نے یورپ کے امن کو ہمیشہ کے لئے خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اس معاہدے کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اٹلی اور جرمنی کی رائے عامہ اس پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے سب سے زیادہ برطانیہ کی شکر گذار ہوتی۔ کہ اس نے گراں قدر قربانی کر کے چیکوسلووکیہ کے سوڈیٹن علاقہ کو جرمنی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جرمن اخبارات کا طرز عمل اس معاہدے کی تکمیل کے بعد اب بالکل بدل گیا ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ برطانیہ کی اس محنت کا کوئی شکریہ ادا نہیں کرتے۔ بلکہ کھلے طور پر صاف صاف الفاظ میں یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ چیکوسلووکیہ کا سوڈیٹن علاقہ جرمن کو واپس مل جانے کے بعد اب اسے وہ تمام نوآبادیات واپس ملنی چاہئیں۔ جو معاہدہ ورسیلز کے نتیجے میں اس سے چھینی گئیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ معاہدہ ورسیلز کے ذریعے جرمن کے دل پر جو زخم لگ چکا ہے۔ اور خاص طور پر برطانیہ کی طرف سے اس کے دل میں جو غصے کے جذبات ہیں۔ وہ کبھی فرو نہیں ہو سکتے۔ جب تک وہ ایک ایک کر کے ان تمام علاقوں کو واپس نہ لے لے۔ جو معاہدہ ورسیلز کے نتیجے میں اس سے چھینے گئے۔ اس نے سب سے پہلے موقعہ پر السیس اور لورین پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد آسٹریا کو ہڑپ کیا۔ اب چیکوسلووکیہ کے سوڈیٹن علاقے کو ہضم کیا۔ اب اس نے اپنی نوآبادیات کی واپسی کے مطالبے کو پھر بڑے زور شور کے ساتھ دہرانا شروع کر دیا ہے۔

برطانیہ کی رائے عامہ کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ دن بدن حکومت کی عافیت کوشانہ پالیسی کے سخت خلاف ہے۔ اگر جرمن نے اپنی نوآبادیات کی واپسی کا سختی سے مطالبہ کیا۔ تو حکومت برطانیہ کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ کہ یا تو رائے عامہ کے پیش نظر اس کے مطالبہ کو قبول کرنے سے انکار کرے۔ اور یا مستعفی ہو جائے۔ اگر جرمنی کے مطالبہ کو قبول کرنے سے انکار کرے۔ تو بھی جنگ کا احتمال ہے۔ اگر مستعفی ہو جائے۔ اور اس کے بجائے کوئی دوسری پارٹی برسر اقتدار آئے۔ تو بھی جنگ کا خطرہ ہے۔ بہرحال حقیقت یہی ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین نے چیکوسلواکیہ کی قربانی کر کے برطانیہ کی موجودہ حکومت کے سر سے تو جنگ کے خطرے کو ٹال دیا ہے۔ لیکن آئندہ جنگ کے احتمالات کو بہت زیادہ قریب کر دیا ہے

(ماخوذ)

لنڈن ۵ اکتوبر۔ آج یورپ کی صورت حالات میں پھر تشویشناک حالت پیدا ہو گئی۔ کیونکہ چیکوسلووکیہ کے بعض علاقوں کی واپسی کے متعلق برلن میں جو بین الاقوامی کمیشن کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اس میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ کیونکہ جرمن نے اب یہ مطالبہ پیش کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ان علاقوں کی وہ صورت رکھی جائے۔ جو ۱۹۱۹ء سے پہلے تھے۔

پولینڈ کے بعد اب ہنگری نے حکومت چیکوسلاویکیہ سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے ہیں:۔

۱۔ سرحد کے دو شہروں پر ہنگری کو فوراً قبضہ دیا جائے۔ اور باقی علاقوں کا قبضہ گفت و شنید کے بعد دیا جائے۔

۲۔ تمام ہنگروی سیاسی قیدیوں کو بلاشرط رہا کر دیا جائے۔

۳۔ چیکوسلووکیہ کی فوجوں میں جس قدر ہنگری زبان بولنے والے سپاہی ہیں۔ انہیں مستعفی ہونے کی اجازت دی جائے۔

۴۔ ہنگری کے علاقوں میں مخلوط پولیس رکھی جائے

چیکوسلووکیا کی نئی حکومت نے ان تمام مطالبات کو منظور کر لیا ہے۔

انگلستان میں مسٹر چیمبرلین وزیراعظم کی پالیسی کے خلاف سخت جذبہ پھیل رہا ہے۔ اگر یہ ناراضگی زیادتی اختیار کر گئی۔ تو مسٹر چیمبرلین ملک کی رائے عامہ کا اندازہ کرنے کے لئے عام انتخابات کا اعلان کر دیں گے۔

روس کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ فرانس نے روس سے رائے لئے بغیر میونچ کے معاہدہ میں شریک ہو کر فرانسی اور روسی معاہدہ کی قدر و قیمت کو گھٹا دیا ہے۔

پانچ اخبار فاروق رعائتی قیمت میں

ایک ہمدرد فاروق نے مبلغ دس روپیہ اخبار فاروق کی امداد کے طور پر عطا فرمائے ہیں۔ کہ کسی کم استطاعت احمدیوں کے نام فاروق جاری کر دیں۔ اسلئے ہم پانچ ایسے نئے خریداروں کے نام جو سلسلہ کے حالات اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خطبات کے شائق ہوں۔ اور پورا چندہ مبلغ پانچ روپیہ فاروق کا ادا نہ کر سکتے ہوں۔ صرف تین تین روپیہ میں ایک سال کے لئے اخبار جاری کرنا چاہتا ہوں۔ پس جو دوست واقعی اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھیں۔ تو وہ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا دفتر محاسب قادیان ارسال کر دیں۔ یا وی۔پی کے ذریعہ منگوالیں۔ تو چندہ وصول ہونے پر ان کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار فاروق جاری کر دیا جائیگا۔ صرف پانچ خریداروں کے نام یہ رعایتی قیمت پر اخبار جاری ہوگا۔ درخواستیں معہ چندہ جلد دفتر فاروق قادیان میں ارسال کریں۔

(منیجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور)

دوسری رعایت

مندرجہ ذیل تین سٹ لاجواب اور نایاب کتابوں کے نصف قیمت میں جو بیس خریداروں کو دیئے جائیں گے۔ ایک روپیہ سے کم کا کوئی وی پی نہ ہوگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

پہلا سٹ رد آریہ { مشین گن ۴ر رسالہ گوشت خوری ۲ر چابک } ذوالفقار علی برگردن دیو شقی ۳ر۔ تنبیہ زبان دراز ۱ر دھرم پال کا کچا چٹھہ ۱ر۔ جھوٹ کا بھوت ۲ر ایک مسلمان کا پیغام ۱ر کلام الامام ۱ر اصلی قیمت ۱؎۔ رعایتی ۸ر

دوسرا سٹ رد ثناء اللہ { صادق کلمات بجواب } ثنائی سفوات ۴ر۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۴ر چودھویں صدی کا یہودی ۲ر۔ تجلیات رحمانیہ ۶ر اصلی قیمت ۱؎۔ رعایتی قیمت آٹھ آنہ

تیسرا سٹ متفرقات { تنقید صحیح۔ بابی فرقہ کا رد ۸ر } مباحثہ مونگیر ہر دو حصہ غیر احمدیوں کا رد ۸ر تحفہ مستریال مباہلہ مرتدین قادیان کی حقیقت ۵ر بٹالوی کا انجام۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی تصدیق ۴ر۔ التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا جواب ۳ر۔ جماعت احمدیہ و احرار اور گورنمنٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے معرکۃ الآراء خطبات کا مجموعہ ۴ر اصلی قیمت دو روپے رعایتی ایک روپیہ۔

جو دوست لاجواب کتابیں اور علمی بحثیں اور سلسلہ احمدیہ اور اسلام کی صداقت کے دلائل حقہ کے دیکھنے اور سننے اور تبلیغ کرنے کے شائق ہوں وہ اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ پھر یہ موقعہ شاید ہی ملے۔ کیونکہ صرف بیس سٹ اس رعایت پر دیئے جاویں گے۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔

(منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان دارالامان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے۔

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجے کا انتظار جو گو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے۔

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اسقدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی۔

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی اُمت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے۔

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔

(۶) مگر عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دَور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی۔ جس طرح کہ اس نے پہلے دَور میں پیش کی تھی۔

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے۔

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے گو وہ عہدہ دار نہیں۔ کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۹) گذشتہ سالوں کے تقاضے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائیگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دُور کرے۔ جو شامتِ اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ رُک گئی۔ جرمنی کا مطالبہ پُورا کر دیا گیا۔ سوڈٹین علاقہ جرمن کو مِل گیا

چیکوسلوویکیہ کی قسمت کا آخری فیصلہ

میونخ ۲۹؍ ستمبر۔ برطانیہ۔ جرمنی۔ فرانس اور اٹلی میں موجودہ صورت حالات کے متعلق جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہو گئی۔ اور ذیل کا معاہدہ مرتب کیا گیا۔

(سوڈیٹن لینڈ کے متعلق تو یہ پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ اسے جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ اب فرانس۔ اٹلی۔ جرمنی اور برطانیہ نے سابقہ معاہدے پر مزید غور کرنے کے بعد ایک اور معاہدہ تیار کیا ہے۔ جسکی شرائط کو پورا کرنا ہر چہار طاقتوں کا فرض ہوگا۔ اس معاہدے کی شرائط حسب ذیل ہیں)۔

اول علاقہ متنازعہ یکم اکتوبر کو جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔

دوم۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی نے اس امر سے اتفاق کیا ہے۔ کہ علاقہ کو حوالے کرنے کا کام ۱۰؍ اکتوبر تک مکمل کر دیا جائے گا۔ اور حکومت چیکوسلوویکیہ علاقہ چھوڑتے وقت کسی چیز کو تباہ نہیں کرے گی۔ اور کریگی۔ تو اسکی ذمہ واری اس پر عائد ہوگی۔

سوم۔ علاقے کو حوالے کرنے کی شرائط وضع کرنے کا کام ایک بین الاقوامی کمیشن کے سپرد ہوگا جو جرمنی۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی اور چیکوسلواکیہ کے نمائندوں پر مشتمل ہوگا۔

چہارم۔ علاقہ مذکور پر جرمن افواج کا قبضہ یکم اکتوبر سے شروع ہو جائے گا۔ وہ چار علاقے جن پر ملحقہ نقشے میں نشان کر دیئے ہیں۔ یکے بعد دیگرے جرمنی کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ باقی کا علاقہ جس میں جرمنوں کی اکثریت ہے۔ اس کا فیصلہ مذکورہ بالا بین الاقوامی کمیشن کرے گا۔ اور ۱۰؍ اکتوبر تک اس پر جرمن افواج قبضہ کر لیں گی۔

پنجم۔ بین الاقوامی کمیشن ان علاقوں کا بھی فیصلہ کرے گا۔ جہاں استصواب عامہ کی ضرورت ہے یا جب تک استصواب نہیں کر لیا جاتا۔ یہ بین الاقوامی جماعتوں کی تحویل میں رہیں گے۔ یہی کمیشن ان علاقوں کی شرائط تیار کرے گا۔ جہاں استصواب کی ضرورت ہے۔ اور اس قسم کی شرائط کو علاقہ سار کی روشنی میں تیار کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کمیشن مذکور اختتام نومبر سے پہلے پہلے کی کوئی تاریخ استصواب کے لئے مقرر کر دے گا۔

ششم۔ سرحدات کے تعین کا کام ایک بین الاقوامی کمیشن کے سپرد ہوگا۔ خاص خاص حالات پر اس کمیشن کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ جرمنی۔ برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی کو بعض علاقوں کے متعلق معمولی ترقیات کی سفارش کرے۔ اور انہیں بغیر استصواب کے منتقل کر دیا جائے گا۔

ہفتم۔ باشندوں کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ متعلقہ علاقہ میں رہیں۔ یا ان کے باہر۔ اور یہ اختیار آغاز معاہدہ سے چھ ماہ تک استعمال ہو سکے گا۔ اس غرض کے لئے چیک اور جرمنی نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن بنایا جائے گا۔ جو باشندوں کو ان کے حسب ایمار علاقوں میں منتقل کرنے کا انتظام کرے گا۔

ہشتم۔ حکومت چیکوسلواکیہ معاہدے کے آغاز سے چار ہفتوں کے اندر اندر ان سوڈیٹن جرمنوں کو فوج پولیس اور دیگر سے پولیس اور دیگر محکموں سے علیحدہ کر دے گی۔ جو علیحدگی کے خواہاں ہوں گے۔ اور اس عرصے کے اندر اندر ان جرمن قیدیوں کو رہا کر دے گی۔ جو سیاسی جرائم کی پاداشش میں سزائیں بھگت رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس اگر اس معاہدے میں شامل ہوئے ہیں۔ تو اس شرط پر کہ ۱۹؍ ستمبر کو چیکوسلواکیہ کی نئی حدود کے متعلق جو تجاویز کی گئی تھیں۔ وہ ان کے پابند ہیں۔

چیک گورنمنٹ کو اطلاع

برلن۔ ۳۰ ستمبر۔ جرمنی۔ اٹلی۔ برطانیہ اور فرانس کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے۔ کہ میونخ میں جو گفت و شنید شروع ہوئی تھی۔ وہ ڈیڑھ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ اور ایک معاہدہ مرتب ہو گیا۔ جسکی شرائط چیک گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہیں۔

چیک گورنمنٹ کی المناک بے لبسی

لنڈن ۲۹؍ ستمبر۔ پریگ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کانفرنس کے منعقد ہونے سے پہلے ہی چیک گورنمنٹ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ جرمنی کو مزید رعایات دے دی جائیں۔ حکومت چیکوسلواکیہ متنازعہ علاقوں کو جرمنی کے حوالے کرنے کو تیار ہو گئی ہے۔ البتہ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ ایسی حدود اس کے قبضے میں رہنے دینی چاہئیں۔ جن سے حکومت چیکوسلواکیہ کا وجود قائم رہ سکے۔

حبشہ کا مسلمان بادشاہ

حبشہ کے حبشیوں نے اپنے لئے ایک مسلمان نوجوان کو بادشاہ بنا لیا ہے۔ اور انگلستان کو بھی اطلاع دے دی ہے۔ یہ نوجوان شہزادہ لیجی یاسو کا بیٹا ہے۔ جسے تخت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اس کا نام "مینی لک عالم تاسا" ہے اس سے قبل ایک اطالوی جرنیل نے بھی اس نوجوان کو بادشاہت حبشہ پیش کی تھی۔ لیکن اس نے اطالوی حکومت کے ماتحت بادشاہ بننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر اس نوجوان کے سر کے لئے بیش بہا انعام مقرر کیا گیا تھا۔

قانون انتقال اراضی پر دستخط

ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب نے تیسرے ترمیمی بل قانون انتقال اراضی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ کوئی زراعت پیشہ قرضخواہ اپنے زراعت پیشہ مقروض سے زمین نہ خرید کر سکے۔ جب تک کہ بے باقی حساب کو پانچ سال نہ گذر جائیں۔ گویا قرضہ کے عوض زمیندار کی زمین فروخت نہ ہو سکے گی۔

حکومت ایران کی دانشمندی

سینما کی بدعت سے بچاؤ کے لئے ایک قانون بنا دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے چھوٹی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں کو سینما دیکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ سینما کا جو مالک اس قانون کی خلاف ورزی کریگا۔ وہ مستوجب سزا قرار دیا جاویگا۔ حکومت ایران نے یہ قانون بنا کر اپنی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ اس نے آنے والی نسل کو تباہی کی غار میں گرنے سے بچانے کے لئے ایک ایسی پابندی لگا دی ہے۔ جس کی ضرورت دیر سے محسوس کی جا رہی تھی۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہندوستان اس معاملہ میں حکومت ایران کی تقلید کرے۔

تنخواہ دار بیویاں

لنڈن میں شادی شدہ عورتوں نے اپنی ایک انجمن قائم کی ہے۔ اس انجمن کا مقصد عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ اس کی طرف سے پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جاویگا۔ جس کی رو سے خاوندوں کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ دوسرے خانگی ملازموں کی طرح اپنی بیویوں کو بھی تنخواہ دیا کریں۔ اس قسم کا قانون ناروے اور سویڈن میں موجود ہے۔ اب انگلستان کے لئے بھی بنوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ کہیں ہندوستانی عورتیں بھی اسکی دیکھا دیکھی یہ مطالبہ نہ کرنے لگ پڑیں۔ کیونکہ اندھی تقلید ان کا شیوہ ہے۔

لنڈن میں ہندوستانیوں کی تعلیم

ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم لنڈن کے محکمہ تعلیم کی رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک سر فیروز خاں ہائی کمشنر مقیم لنڈن نے ہندوستانی طلباء کو جملہ قسم کی امداد دینے میں اپنی ذاتی توجہ صرف کی۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں امسال زیادہ تعداد میں ہندوستانی طلباء کو ان بجلی کے کارخانوں اور فرموں میں تجربہ حاصل کرنے کی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔ جو ہندوستان سے تجارتی تعلقات رکھتی ہیں۔

تعلیم یافتہ طبقہ کی بے روزگاری کے مسئلہ پر مرکزی اور صوبجاتی حکومتیں خود غور کر رہی ہیں۔ جس کے پیش نظر ڈاکٹر کوئیل افسر متعلقہ کے خیالات دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔ جو رپورٹ کے ساتویں باب میں درج ہیں۔

یہ خیالات نہایت غور و خوض کے مستحق ہیں۔ کیونکہ تجربہ یہ تبلاتا ہے۔ کہ ولایت سے واپس آئے ہوئے تعلیم یافتہ اور ہوشیار نوجوانوں کے لئے بھی ہندوستان میں بہت محدود مواقع ہیں۔ چنانچہ ہر سال رپورٹ میں یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ کم تعداد میں ہندوستان کے طلباء کو ولایت میں بھیجنا بالکل فائدہ سے خالی ہے۔

رپورٹ میں اس امر کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ کہ صنعت و حرفت سیکھنے والے طلباء کو موجودہ زبانیں ضرور سیکھنی چاہئیں۔

رپورٹ میں ان مشکلات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو ہندوستانی طلباء کو یونیورسٹیوں اور مختلف اداروں میں داخلہ لیتے وقت پیش آتی ہیں۔ محکمہ نے ان اداروں کی توجہ اس مسئلہ پر منعطف کرائی ہے۔

یہ امر بھی نہایت اطمینان بخش ہے۔ کہ رائل کمیشن فار دی ایگزیبیشن آف ۱۸۵۱ء نے اب مرتبہ ایک وظیفہ سائنس کی تعلیم کے لئے ہندوستان کو دیا ہے۔ اور ہائی کمشنر نے اس امید کا اظہار کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ آئندہ بھی سلطنت کے وظیفے ہندوستانیوں کو ملا کریں گے۔ ہندوستانی طالبات کی تعداد میں امسال اضافہ ہوا ہے۔ اور یہ امر بھی باعث مسرت ہے۔ کہ ہندوستانی طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

بعض ریاستوں کے تشدد کی گونج

شملہ ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاستوں میں تشدد کے دور کو وائسرائے نہایت غور سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کا فیڈریشن کے مسئلہ سے بھاری تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں وائسرائے کوئی اہم قدم اٹھا رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے اکتوبر میں ٹراونکور کے دیوان سر سی۔ پی۔ راما آئیر کو بلائیں گے۔ اس کے بعد کشمیر کے وزیراعظم کو بلایا جائے گا۔

جنگ میں مؤثر حصہ لینے کی مخالفت

دہلی ۲۶ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں اور دیگر سرکردہ کانگرسی لیڈروں نے جن میں وزراء بھی شامل تھے۔ آج صبح ہری جن بستی میں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور بین الاقوامی صورت حالات نیز جنگ کے امکانات اور ہندوستان پر اس کے اثرات پر تبادلہ خیالات کیا۔ اکثر کی یہ رائے تھی۔ کہ جب تک ہندوستان آزاد نہ ہو۔ وہ مؤثر طور پر کسی جنگ میں حصہ نہیں لے سکتا۔

آریہ گزٹ کا سیاہ جھوٹ

۹ اکتوبر کے آریہ گزٹ میں "موت کس کی" کے عنوان سے شرما صاحب ایڈیٹر آریہ گزٹ نے نہایت سیاہ جھوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"وہ وید کو الہامی کتاب مانتے تھے۔ بلکہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ جتنی بھی سچائیاں دوسرے مذہبوں میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ وہ سب وید سے ہی لی گئی ہیں۔ ایشور۔ روح اور مادہ کی ازلیت کے وہ قائل ہوئے۔ یہ آریہ سماج کی فتح ہے۔"

شرما صاحب میں اگر کوئی شرم کا مادہ ہے تو وہ اپنے اس سیاہ جھوٹ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا تقریر سے وہ عبارت نقل کر کے اپنے باحیا ہونے کا ثبوت دیں۔ جس میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے موجودہ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو ویدوں کو الہامی کتاب مانا ہے۔ اور روح۔ مادہ کو ازلی غیر مخلوق فرمایا ہے۔ اور تمام دیگر مذاہب میں جس قدر سچائیاں ہیں۔ وہ وید سے ہی لی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ نہ ثابت کر سکے۔ تو پھر آریوں کی آنکھوں میں خاک بھر کر ان کو اندھا نہ کرے۔ مرزا صاحبؑ کی کتابیں نایاب نہیں۔ جو ویدوں کی طرح وہ کہیں نہ ملتی ہوں۔ اور آئندہ بجائے شرما کے اپنا ٹائیٹل بے شرما لکھا کرے۔ دیکھیں شرما صاحب اپنے جھوٹ کو سچ کر دکھاتے ہیں۔ یا خاموش ہو کر بے شرما کہلاتے ہیں۔

جاپان کی ہمت ٹوٹ رہی ہے

چین کی جنگ میں جاپان کو جن ہمت شکن صعوبتوں سے واسطہ پڑ رہا ہے۔ ان کا ایک پہلو وہ گراں قدر مالی بوجھ ہے۔ جو جاپان کے سر پر جنگ کی وجہ سے پڑ رہا ہے۔ چنانچہ جاپان کے صدر مقام ٹوکیو سے آمدہ ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپان کے فوجی اخراجات کے لئے امسال پانچ کروڑ پونڈ کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک جاپان نے چین کی جنگ پر جو کچھ خرچ کیا ہے۔ اس کی تعداد تقریباً تینتالیس کروڑ پونڈ ہے اس جنگ کی ابتداء میں جاپانی مدبروں نے نہایت پُرغرور لہجے میں اس امر کا اعلان کیا تھا۔ کہ ہم چند دنوں میں ہی چیانگ کائی شیک کو اپنے گھٹنوں پر جھکنے پر مجبور کر دیں گے۔ لیکن اب کہ جنگ کو سوا سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ چین میں جاپان کی مصیبتوں کا خاتمہ نہیں ہوا۔ ابھی معلوم نہیں۔ کہ کب تک ہو گا۔ جاپان کی صورت حالات کی سنجیدگی کا احساس اس وقت اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ جب یہ امر مدنظر رکھا جائے کہ جاپان ایک صنعتی ملک ہے۔ اور اس کی دولت کا دارومدار صنعت پر ہے۔ لیکن اس وقت تمام صنعتی کارخانے سامان جنگ کی تیاری میں لگے ہیں۔ اس لئے اس کی مالی آمد پر ان کی اس مصروفیت کا اثر قدرتی طور پر پڑنا لازمی ہے۔ پس اس لحاظ سے اس جنگ میں جاپان کی مالی زیرباری جاپان کے لئے نہایت ہی صبر آزما اور مشکل ہے۔ اور اگر چینی فوجیں کچھ عرصہ تک جاپان کو اسی طرح جنگ میں مشغول رکھنے کے قابل ہو سکیں۔ تو مالی زیرباری کے لحاظ سے ہی جاپان کی

مجوزین واردھا سکیم کی توجہ کے قابل

ہمعصر دور جدید رقمطراز ہے۔ کہ واردھا سکیم کے حامیوں کو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی اس قرارداد سے مسلمانوں کے نقطۂ نظر کا علم ہو جانا چاہیئے۔ جو اس نے اپنے اجلاس پٹنہ میں کی ہے۔ کانفرنس نے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کی اس قرارداد کو اتفاق رائے سے پاس کیا۔ کہ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس اس ضرورت کا احساس رکھتی ہے۔ کہ ہندوستان کے طول و عرض میں جبری اور مفت ابتدائی تعلیم مروج ہو جانی چاہیئے۔ لڑکوں کے لئے جن کی عمر چھ اور چودہ سال کے درمیان ہو۔ مدت تعلیم آٹھ سال ہونی چاہیئے۔ لڑکیوں کے لئے بھی زمانہ تعلیم آٹھ سال ہو۔ لیکن عمر کی حدود چھ سال سے بارہ سال تک ہو۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے تعلیم کا انتظام علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیئے۔

ذریعہ تعلیم اردو ہو۔ جن علاقہ میں اردو مروج نہ ہو۔ وہاں اس صوبہ کی زبان اس کا بدل ہو سکتی ہے۔ لیکن اردو کو ثانوی زبان کے طور پر سکھایا جائے۔ رسم الخط کے متعلق قرارداد یہ تبلائی ہے۔ کہ مسلمانوں کو اردو رسم الخط کے استعمال کی اجازت ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے اس امر کی وضاحت کر دی کہ اردو سے مراد وہ زبان ہے۔ جسے شمالی ہند کے ہندو اور مسلمان بولتے اور سمجھتے ہیں۔

اس قرارداد میں تبلایا گیا ہے۔ کہ اگر والدین چاہیں۔ تو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مذہبی تعلیم کا انتظام کر دیا جائے۔

چونکہ اس قرارداد کو پیش کرنے والے اور اس کے حامی ایک مسلمان صاحب علم ہیں۔ جو تعلیمی معلومات کا بہت تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس قرارداد کی فی الواقعی اہمیت کو واردھا سکیم کے مجوزین کو مدنظر رکھنا لازمی ہے۔

ہر ہٹلر کا ادعائے امن پسندی

ہر ہٹلر نے اپنی تازہ تقریر میں جو سپورٹس پیلیس میں کی گئی۔ کہا کہ گذشتہ ۲۲ فروری کو میں نے جرمنی میں ایک غیر مشروط مطالبہ پیش کیا تھا۔ میں ابھی تک اپنے سابقہ وعدے پر قائم ہوں۔ اس کے بعد میں نے نورمبرگ میں تقریر کی۔ آج میں دنیا کے سامنے اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان قوم یعنی جرمنوں کی طرف سے مطالبہ پیش کر رہا ہوں۔ کہ ہمارے علاقے ہمارے حوالے کر دو۔ ہمارا جھگڑا چیک قوم سے نہیں ہے۔ بلکہ ڈاکٹر بینس سے۔ جرمنی کی خارجی حکمت عملی ظاہر ہے۔ ہم اقوام عالم کا احترام کرتے ہیں۔ ہم انہیں پامال کرنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ جرمن علاقوں کو آزاد کر دو۔ ہمیں اپنے زاویہ نگاہ کے مطابق آزاد چھوڑ دیا جائے۔ جرمنی اور پولینڈ میں جو معاہدہ ہو چکا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے قیام امن کا ذمہ وار ہے۔ پولینڈ صرف یہ چاہتا ہے۔ کہ اسے سمندر تک پہنچنے کے لئے راستہ دیدیا جائے۔ ہمارے اور پولینڈ کے درمیان جو عہدنامہ یا سمجھوتا ہوا تھا۔ وہ جمعیتہ الاقوام کی تمام بیہودہ گفتگو سے بہتر تھا۔

میں برطانیہ سے وعدہ کر کے اعلان کر چکا ہوں کہ مقررہ تعداد سے زیادہ جہاز نہیں بناؤں گا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ برطانیہ ہماری طرف سے مطمئن رہے۔ میں صاف صاف اعلان کرتا ہوں کہ مزید جہاز نہیں بناؤں گا۔ مگر دوسری قومیں بار بار کہہ رہی ہیں۔ کہ میں ایک اور جنگ کرونگا۔ بشرطیکہ وہ میرے اور میری قوم کے لئے مفید ہو۔ میرا خیال ہے۔ کہ برطانیہ کے امن پسند اہل الرائے غالب رہیں گے۔

یوروپ میں آخری مطالبہ

یوروپ میں میرا یہ آخری مطالبہ ہے۔ کہ سوڈیٹن جرمنوں کا علاقہ جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ مطالبہ ایک ایسا مطالبہ ہے جس سے ہم کسی صورت میں دست بردار نہیں ہو سکتے۔ اسمیں شک نہیں۔ ہنگری نسل کے باشندوں اور اہل پولینڈ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ لیکن میں اس وقت جرمن مطالبات پیش کر رہا ہوں۔ میں نے مسٹر چیمبرلین پر واضح کر دیا ہے۔ کہ جرمنی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے برطانیہ اور فرانس نے چیکوسلواکیہ کے سامنے ہمارا صرف یہ مطالبہ پیش کیا ہے۔ کہ جرمن علاقے واپس کر دیئے جائیں۔ میں نے حکومت برطانیہ کو جرمن کے آخری مطالبات کی یادداشت بھیجدی ہے۔ اس میں وہ امور درج ہیں۔ جن کے پورا کرنے کا عہد ڈاکٹر بینس کر چکا ہے۔ قصہ کوتاہ وہ وقت آگیا ہے۔ کہ جرمن نسل کے وہ لوگ جو جرمنی کے ساتھ ملحق ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں فوراً جرمنی کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ میرا یہی مطالبہ ہے کہ جرمنی علاقوں کو جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ اور سرحدات کے تعین کا سوال استصواب رائے عامہ پر چھوڑ دیا جائے۔ ڈاکٹر بینس کو یکم اکتوبر تک یہ علاقہ واگذار کرنا پڑے گا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر چیکوسلواکیہ اپنی حدود میں آباد شدہ دیگر اقوام کے مطالبات کو پورا کر دیں۔ اور انہیں مطمئن کر دیں۔ تو مجھے چیکوسلواکیہ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس کے بعد میں اپنے کامل اطمینان کا اظہار کر دوں گا۔ ہٹلر نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر ڈاکٹر بینش کے طرز عمل کی بے حد مذمت کی اور کہا کہ گزشتہ مئی کے انتخابات کے وقت ڈاکٹر بینش نے سوڈیٹن جرمنوں کے متعلق جو وعدے کئے تھے۔ وہ پورے نہیں کئے۔ بلکہ اس علاقہ پر فوجی قبضہ جمالیا۔ جو اس سے پہلے نہیں تھا۔ وہ ایک خونخوار کتا ہے۔ پاگل ہے۔ دروغ گو ہے۔ جس وقت ہٹلری دربار سے ڈاکٹر بینش کو یہ نئے خطابات ملے۔ تو چاروں طرف سے خونخوار کتا۔ خونخوار کتا کے نعرے بلند کئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلت

ثنائی مشن

مسئلہ تقدیم و تاخیر اور اخبار اہلحدیث

اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "مسئلہ تقدیم و تاخیر اور اخبار فاروق" شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے بد تہذیبی کا انتہائی مظاہرہ کیا ہے۔ مضمون نگار نے ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تقدیم و تاخیر کے قائل تھے۔ چنانچہ اس نے تریاق القلوب صفحہ ۳۲۵ طبع دوم کی ایک عبارت نقل کی ہے۔ حالانکہ جو عبارت کذاب مضمون نگار نے نقل کی ہے۔ وہی عبارت اس کے دعوے کی بیخ کنی کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "یہ تو سچ ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ صرف واؤ کے ساتھ ہمیشہ ترتیب کا لحاظ واجب ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں فقرہ متوفیک کو پہلے رافعک کو بعد کیا بہر حال ان الفاظ میں ترتیب ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی ابلغ و افصح کلام میں اختیار کیا ہے۔ اور ہمارا اختیار نہیں۔ کہ ہم بلاوجہ اس ترتیب کو اٹھا دیں" تریاق القلوب طبع دوم صفحہ ۳۵۲ (بحوالہ محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۶۰)

پس حضرت صاحب کے الفاظ واضح ہیں آیت متوفیک و رافعک میں ترتیب ہے۔ اس سے زیادہ عبارت واضح وہ ہے۔ کہ خدا کے نزدیک آیت متوفیک و رافعک میں تقدیم و تاخیر کرنے والے بے حیا اور شوخ ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "یہ آیت پوری پوری یہ ہے۔ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطہرک من الذین کفروا ...... اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ترتیب وار اپنے تئیں فاعل ٹھہرا کر چار فعل یکے بعد دیگرے بیان کئے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور کفار کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں ...... اسی وجہ سے مفسرین صاحب کشاف وغیرہ انی متوفیک کی تفسیر یہ لکھتے ہیں۔ انی ممیتک حتف انفک۔ ہاں یہ اشارہ آیت کے تیسرے فقرے میں کہ مطہرک من الذین کفروا اور بھی زیادہ ہے۔ غرض فقرہ مطہرک من الذین کفروا جیسا کہ تیسرے مرتبہ پر بیان کیا گیا ہے ایسا ہی ترتیب طبعی کے لحاظ سے بھی تیسری مرتبہ پر ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کا موت طبعی کے بعد نبیوں اور مقدسوں کے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو گیا۔ تو بلا شبہ وہ کفار کے منصوبوں اور الزاموں سے بچائے گئے۔ اور چوتھا فقرہ جاعل الذین اتبعوک جیسا کہ ترتیباً چوتھی جگہ قرآن کریم میں واقع ہے۔ ایسا ہی طبعاً چوتھی جگہ ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کے متبعین کا غلبہ ان سب امور کے بعد ہوا۔ سو یہ چار فقرے آیت موصوفہ بالا میں ترتیب طبعی سے واقعہ ہیں۔ اور یہی قرآن کریم کی شان بلاغت کے مناسب حال ہے۔ کیونکہ امور بیان کا ترتیب سے بیان کرنا بلاغت میں داخل اور عین حکمت ہے۔ اسی وجہ سے ترتیب کا التزام تمام قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ سورہ فاتحہ ہی دیکھو۔ کیونکہ پہلے رب العالمین کا ذکر ہے پھر رحمٰن پھر رحیم پھر مالک یوم الدین اور کیونکر فیض کے سلسلہ کو ترتیب وار عام فیض سے اخص فیض تک پہنچایا۔ غرض موافق عام طریق کامل بلاغت قرآن کریم کی آیت موصوفہ بالا میں ہر چار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے۔ لیکن حال کے متعصب ملّا جن کو یہودیوں کی طرز پر یحرفون الکلم عن مواضعہ کی عادت ہے۔ اور جو مسیح ابن مریم کی حیات ثابت کرنے کے لئے بے طرح ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ اور کلام الٰہی میں تحریف و تبدیل پر کمر باندھ لی ہے۔ وہ نہایت ہی تکلف سے خدا تعالیٰ کی ان چار ترتیب وار فقروں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی سے منکر ہو بیٹھے ہیں۔ ...... بھلا باعث دخل انسان اور صریح تغیر و تبدل و تحریف کے اسی محرف کا کلام ثابت ہوں گے۔ جس نے بے حیائی اور شوخی کی راہ سے ایسی تحریف کی ہے اور کچھ شبہ نہیں۔ ایسی کارروائی سراسر الحاد اور صریح بے ایمانی میں داخل ہے۔" ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۷۸ و ۳۷۷)

پس اہلحدیث کذاب مضمون نگار کے اس باطل دعوے کا رد کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تقدیم و تاخیر کے قائل تھے۔ کس طرح حضرت کی اپنی عبارت سے ہی قلع قمع کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت کے ہوتے ہوئے پھر دھوکہ کے طور پر کہنا کہ حضرت صاحب تقدیم و تاخیر کے قائل تھے سراسر بے حیائی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پس قرآن کریم اور احادیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ تقدیم و تاخیر کا مسئلہ سراسر تعلیم الاسلام کے خلاف ہے۔ بلکہ ہمارا تو دعوےٰ ہے۔ کہ قرآن کریم بالترتیب ہے۔ اس کے ہر ہر لفظ ہر حرکت میں ترتیب ہے۔ اسکی واؤ میں بھی ترتیب ہے اور یاء میں بھی ترتیب۔ غرض سارا قرآن پاک ترتیب ابلغ سے مرصّع ہے۔ اس کا انکار درحقیقت حقانیت اور اکملیت قرآن کا انکار ہے۔ واؤ مطلق ترتیب کے لئے ہو یا نہ ہو۔ ہم کو اس سے بحث نہیں۔ لیکن قرآن مجید کی واؤ ضرور ترتیب پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس پر اول تو قرآن کریم کی اکملیت گواہ ہے۔ دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہاڑی صفا و مروہ میں سے پہلے صفا کا طواف کیا۔ اور فرمایا۔ ابدءُ بما بدءَ اللّٰہ (بخاری) میں اسی سے شروع کرتا ہوں۔ جس سے خدا نے شروع کیا ہے۔ حالانکہ وہاں قرآن کریم میں واؤ ہی ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک بھی قرآن کریم کی واؤ ترتیب کے لئے ہے۔ پس ثناء اللہ امرتسری اور اس کے دھوکہ باز مضمون نگار کو ڈھاب کھٹیکاں کے گندے نالے میں مارے شرم کے ڈوب مرنا چاہیئے۔ جو قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام کے خلاف محض اس لئے عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ لوگوں کو حق کی شناخت کرنے سے روکا جاوے۔ امید ہے۔ کہ ایک عقلمند انسان کے لئے سطور بالا کافی ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ایک سوال کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب اخبار اہلحدیث میں لکھتے ہیں:۔ "قادیانیوں سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے آنے سے اسلام کا غلبہ ہونا لازمی ہے۔ وہ کہاں ہے۔" (اہلحدیث ۲۶ اگست ۱۹۳۸ء صفحہ ۳)

اس کا جواب یہ ہے۔ یہ غلبہ مسیح موعود کے آنے سے نہیں ہوگا۔ بلکہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب "آنے" میں اور "زمانہ" میں فرق نہ کر سکتے ہوں۔ اور ان کو علم حدیث نہ دیا گیا ہو۔ تو سُن لیں۔ کہ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ میں لکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ المسیح موعود کے زمانہ میں تمام جھوٹے دینوں کو نیست و نابود کر دیگا۔ اسی طرح ابن جریر جلد ۱۵ صفحہ ۷۲ میں لکھا ہے۔ "جس غلبہ اسلامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مسیح موعود کی بعثت کے بعد ہوگا۔" اس ابن جریر کی جلد ۲۵ صفحہ ۵۴ پر بھی یہی مضمون ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ مسیح موعود کے آنے کے ساتھ تمام دنیا پر غلبہ ہوگا۔ بلکہ لکھا ہے مسیح موعود کی بعثت اور ظہور کے بعد اس کے زمانہ میں یہ غلبہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے۔ جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے۔ اور اسکی تعلیم پر قائم رہیں گے۔ غرض قرون ثلاثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۳)

پھر فرماتے ہیں:۔ "میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ پورے طور پر ترقی اسلام کی میری زندگی میں ہوگی۔ یا میرے بعد۔ ہاں میں خیال کرتا ہوں۔ کہ پوری ترقی دین کی کسی نبی کی عین حیات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ انبیاء کا یہ کام تھا۔ کہ انہوں نے ترقی کا کسی قدر نمونہ دکھایا۔ اور پھر بعد اس کے ترقیاں ظہور میں آئیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام دنیا کے لئے اور ہر ایک اسود اور احمر کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ مگر آپ کی حیات میں احمر یعنی یورپ کی قوم کو تو اسلام سے کچھ بھی حصہ نہ ملا۔ ایک بھی مسلمان نہ ہوا۔ اور جو اسود تھے۔ ان میں سے صرف جزیرۂ عرب میں اسلام پھیلا۔ اور فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وفات پائی۔ سو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میری نسبت بھی ایسا ہی ہوگا ...... کوئی حصہ کامیابی کا میری زندگی میں ظہور میں آئے گا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۹ طبع ۱۹۲۲ء) پھر فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو۔ کہ کوئی آسمان سے نہیں اتریگا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ ان کی جو اولاد باقی رہے گی۔ وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گی۔ تب خدا تعالےٰ ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی۔ کہ عیسیٰ کا انتظار کرنیوالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخمریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں۔ جو اسے روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صہ ۶۵)

ان عبارتوں سے واضح ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود کے زمانہ میں جس وحدت قومی کا ذکر فرمایا ہے۔ اور غلبہ اسلام کے ظہور کا وقت بتایا ہے۔ اس کے لئے حضور نے خود ہی تین صدیاں مقرر کی ہیں۔ لہذا اس پر اعتراض کرنا سراسر جہالت اور نادانی ہے۔

(خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری)

بغیر اجازت ہجرت منع ہے

نظارت ہذا کے نوٹس میں یہ امر متعدد بار آیا ہے۔ کہ بعض دوست باہر سے بغیر اجازت کے ہجرت کر کے قادیان آ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کے متعلق متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بغیر اجازت ہجرت کی غرض سے قادیان میں رہائش اختیار کرنا منع ہے۔ اور اگر اس اعلان کے باوجود کوئی دوست اپنی ذمہ واری پر قادیان آ جائیں گے۔ تو پھر ان کو قادیان سے واپس جانا ہوگا۔ مقامی کارکنان کو چاہیئے کہ اس اعلان کو اپنی جماعتوں کے سامنے بار بار دہراتے رہیں

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

اعلان

شیخ عباس علی سکنہ ٹھ غلام نبی کا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ احباب کی آگاہی کے لئے اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ان کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ سانولا۔ دبلے پتلے۔ چھوٹی چھوٹی سفید ریش۔ آنکھ میں بھی نقص ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

احمدی کاشتکاروں کی ضرورت

قادیان سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر کچھ اراضی کی کاشت کے لئے احمدی کاشتکاروں کی ضرورت ہے۔ زمین بارانی اول سیلابہ دریائی اور چاہی ہے۔ فصل خریف اور ربیع کی جملہ اجناس اعلےٰ پیمانہ پر پیدا ہوتی ہیں۔ باغ اور سبزی کے لئے عمدہ موقعہ ہے۔ ریلوے سٹیشن صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں جن میں پوری تفصیل درج ہو۔ معہ تصدیق پریذیڈنٹ مجھے بھجوا دیں۔ (ناظر امور خارجہ قادیان)

حج پر جانے والے احمدی احباب

احمدی احباب میں سے جو دوست امسال حج پر تشریف لے جا رہے ہوں۔ وہ براہ مہربانی اپنے نام و پتہ سے مطلع فرما کر ممنون کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام پہنچانے والے احباب نہایت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اپنے حلقہ واقفیت میں ان لوگوں تک پہنچائیں۔ جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے۔ پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جائے۔ یہ امر یاد رہے۔ کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے۔

امید ہے۔ کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کر دیں گے۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے۔ ۱۶ اکتوبر کو اتوار ہے۔ اور چونکہ اس دن دفاتر میں بھی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

چودھری غلام لٰسین صاحب کو اطلاع

چودھری غلام لٰسین صاحب مجاہد تحریک جدید کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً واپس مرکز میں آ جائیں۔ اگر کسی دوست کی نظر سے یہ سطور گزریں۔ اور ان کو اس وقت چودھری صاحب کے متعلق علم ہو۔ تو وہ ان کو فوراً اطلاع دینے کی کوشش کریں۔ انچارج تحریک جدید۔

مقدمہ "حضرت بابا نانک کا دین دھرم" ہائی کورٹ میں

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل ہائیکورٹ لاہور میں اڑھائی گھنٹے اپیل بمقدمہ حضرت بابا نانک رح کا دین دھرم پر بحث ہوئی۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خانصاحب بابو محمد منظور الٰہی کا انتقال

۷ اور ۸ اکتوبر کی درمیانی شب کو ڈیڑھ بجے کے قریب خانصاحب بابو محمد منظور الٰہی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ متوفی بہت جوشیلا پیغامی تھا۔ اور اپنی عمر کا آخری حصہ اسی کشمکش میں گذارا۔ مگر بیفائدہ

تحریک جدید کے سکرٹریوں کا اہم فرض

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی "مالی قربانی تحریک جدید" میں اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے اور اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنے مال کو قربان کرنے کا عہد کیا ہے۔ ان کو معلوم ہو جائے۔ کہ تحریک جدید کے چوتھے سال کے اختتام کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے۔ اسلئے ہر وعدہ کرنے والے کو اپنا وعدہ وقت کے اندر سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے۔ اخبار فاروق کا خطبہ نمبر ہر جماعت میں اسلئے ارسال کیا ہے۔ کہ تحریک جدید کے مالی سکرٹری امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے جمعہ یا اتوار کے دن اچھی طرح سنا دیں۔ نیز مالی سکرٹریوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ اس خطبہ کو ہر ایک وعدہ کرنے والے تک پہنچا دیں تاکہ وہ جہاں آئندہ کے لئے صداقت اور سچائی پر قائم رہنے کا عہد کریں۔ وہاں "سال چہارم کی مالی قربانی" کے عہد کو بھی جو انہوں نے اپنی خوشی اور مرضی سے اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ سو فی صدی پورا کریں۔ آپ کی جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ ہو۔ جس نے "تحریک جدید کی مالی قربانی" کا عہد نہ کیا ہو۔ اور وقت کے اندر پورا نہ کر لیا ہو۔ لیکن اس خطبہ کا پہنچانا ہر سکرٹری مالی۔ امیر اور پریذیڈنٹ کا پہلا فرض ہے۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

احباب بیرون ہند کو دوبارہ اطلاع

جن خریداران فاروق بیرون ہند کے ذمہ فاروق کا حق ہے۔ ان کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ براہ کرم فاروق کا حق ادا فرما کر امداد کریں۔ اور کم از کم ایک ایک خریدار فاروق کے واسطے اپنے سے علاوہ عطا کر کے ڈبل ثواب کے مستحق ہوں۔ تا فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ (مینجر فاروق)

نمبر خریدار	اسم گرامی	حق فاروق
۱۷۴	مکرم محمد اصغر خان صاحب لون	عہ/
۱۷۵	مکرم مسٹر محمد اسحٰق صاحب	عہ/
۲۰۲	جناب احمد دین صاحب	۱۰/
۲۰۳	جناب مبارک احمد صاحب بھٹی	عہ/
۲۰۴	جناب غلام محمد صاحب	عہ/
۲۳۱	مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے لغایت جولائی ۱۹۳۶ء لغایت ۳۰ جون ۱۹۳۷ء و لغایت ... جولائی ۱۹۳۸ء	۱۴/
۲۴۳	جناب عبد الحی صاحب	عہ/
۲۴۴	جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب	عہ/
۲۶۱	جناب بابو معراج الدین صاحب عراق	عہ/
۲۶۷	جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	صہ/
۲۶۳	جناب مسٹر منظور علی صاحب لنڈن	عہ/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سٹالن لڑائی سے نہیں ڈرتا

روس جنگ سے گھبراتا نہیں۔ میرا ملک دنیا میں سب سے زیادہ ہوشیار بنتا جا رہا ہے۔ اور جب تک اسکی بہبودی کے لئے میں ذمہ وار رہوں گا۔ میں اسے اسی راستہ پر گامزن رکھوں گا۔ ہٹلر اس بات سے بخوبی واقف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے آسٹریا کی طرح زیکوسلاویکیہ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کی۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر اسنے زیکوسلاویکیہ پر ہاتھ بڑھایا۔ تو اسے روس کی مسلح طاقت کا مقابلہ کرنا ہوگا"۔ یہ الفاظ سوویٹ روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے روس کی پوزیشن کی وضاحت میں فرمائے جبکہ شہزادی کیتھرائن ربزدل نے یورپ کی موجودہ صورت حالات کے سلسلہ میں ان سے ملاقات کی۔ موسیو سٹالن نے مزید فرمایا۔ آسٹریا پر حملہ کے وقت روس کے خاموش رہنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ روس اور آسٹریا کے درمیان کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ نہیں تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ روس نے اگرچہ ماضی میں آسٹریا کی بہت کچھ امداد کی تھی۔ لیکن اس کا صلہ اسے بدترین احسان فراموشی کی شکل میں ملا۔ اسلیئے یہ خیال کیا گیا۔ کہ آسٹریا کی مدد کرنا محض حماقت ہے۔ روس کو اس بات کی فکر نہیں ہے۔ کہ اسپین اور چین کی قسمت کا کیا بنے گا۔ اسے صرف اپنے سے ہی مطلب ہے۔ اسلیئے سوویٹ روس اپنے پڑوسیوں اور ان کے فائدہ کی خاطر نہیں لڑے گا۔ جن کے درمیان آپس میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ بلکہ جب کبھی اس کے مفاد خطرہ میں ہوں گے۔ تو وہ اپنی تمام قوت کے ساتھ لڑے گا۔ جرمنی کا ڈکٹیٹر اس قدر بے وقوف نہیں ہے۔ جس قدر کہ بعض لوگ اسے خیال کرتے ہیں۔ وہ اس سے زیادہ اور کوئی رستے پسند نہیں کرتا۔ کہ روس کے ساتھ قریبی دوستی پیدا کی جائے۔ لیکن روس کو دوستوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنی خبر گیری آپ کر سکتا ہے۔ سوویٹ روس امن و امان چاہتا ہے۔ اور وہ امن و امان قائم کر کے رہیگا۔ وہ جارج نہیں ہے۔ وہ حملوں سے نفرت کرتا ہے۔ لیکن وہ اس کا مقابلہ بھی کر سکتا ہے اور ان کے مقصد کو فوت کر سکتا ہے۔ وہ اپنے معاہدوں پر ہمیشہ وفاداری سے قائم رہے گا۔ روس کی سابقہ اور موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے ڈکٹیٹر موصوف نے کہا۔ کہ خونریزی کے بغیر کوئی بڑا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خونریزی ہی صرف ایک ایسی شئے ہے۔ جو کہ ایک گرتی ہوئی عمارت کے حصول کو پیوست کر سکتی ہے۔ یہ کوئی بہت دنوں کی بات نہیں ہے۔ جبکہ روس کا تمام ڈھانچہ بھی ہل رہا تھا۔ اور گرنے والا تھا۔ بہر حال وہ بچ گیا۔ جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں۔ کہ کچھ عرصہ پہلے روس ایک قابل نظر انداز طاقت تھا۔ اور پھر اس کا پلڑا کس طرح بھاری ہو گیا۔ تو میں فخر کر سکتا ہوں۔ کہ یقیناً روس کے لئے یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ روس کا وجود ہٹلر کے لئے ایک غور طلب امر بن گیا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ تنازعہ کرنے سے خود اس کی تباہی آ جائے گی۔ روس خود اپنی نو تعمیر میں مصروف ہے۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کر رہا ہے۔ جس سے لڑائی ہو۔ اگرچہ وہ لڑائی سے نہیں ڈرتا ہے۔ ہم لڑائی کو روکنے کے لئے کافی مضبوط ہیں۔ اور ہم اسے دوبارہ نہیں ہونے دیں گے۔

(ماخوذ)

چین کی گوریلا فوج

چین نے جاپانی قہرمانی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے گوریلا طریق جنگ اختیار کر رکھا ہے۔ یعنی فوج کسی ایک مقام پر کثیر مقدار میں مجتمع ہو کر نہیں لڑتی۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں منقسم ہو کر جا بجا جاپانی فوجوں پر حملے اور رسل ورسائل کے ذرائع منقطع کرتی رہتی ہے۔ یہ طریقہ غیر معمولی طور پر کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ اور محب وطن گوریلا سپاہیوں کے حیرت انگیز بہادرانہ کارنامے دنیا سے داد ستائش حاصل کر رہے ہیں۔ ان گوریلوں نے صرف یہی نہیں۔ کہ اہم مرکزی مقامات پر جاپانیوں کی پیش قدمی کو روک دیا ہے۔ بلکہ جن مقامات پر جاپان نے قبضہ کر لیا تھا۔ وہاں انہوں نے جاپانی قبضہ کی بنیادیں متزلزل کر دیں۔ گوریلا سپاہی شنگھائی اور پیکن کی دیواروں تک تاخت و تاراج کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ اور جاپانی فوجیں ان کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔

وصیتیں

۵۲۳۳ء۔ منکہ ڈاکٹر بشیر احمدؐ ولد حضرت میاں مہردین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بوبک ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۴}{۳۸}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

(۱) ہم چار بھائیوں کی مشترکہ ۴۲ کنال زرعی چاہی زمین واقع موضع بوبک ( ) ڈاکخانہ ظفروال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ہے۔ جسکی موجودہ قیمت بارہ سو روپیہ ہے۔ ایک مکان موضع بوبک میں ہے۔ جو وہ بھی ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد میں سے اپنے چوتھائی حصہ کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہؐ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کے حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی جائیداد یا کوئی رقم حوالہ صدر انجمن احمدیہؐ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

۲۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۹۸ معہ الاؤنس ہے۔ جس میں تخفیف کے ہونے یا الاؤنس کے بند ہونے کی وجہ سے کمی کا احتمال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ

۳۔ ۱ و ۲ کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ ڈاکٹر بشیر احمدؐ احمدی میڈیکل آفیسر بقلم خود حال ملازم انچارج اورل ڈسپنسری حیدرآباد ضلع میانوالی۔ گواہ شد:۔ محمدؐ ابراہیم احمدی سکرٹری ننکانہ صاحب حال وارد قادیان۔ گواہ شد:۔ محمدؐ احمدؐ کارکن دفتر تحریک جدید برادر موصی۔

۵۲۰۸ء۔ منکہ برکت اللہ خاں (ملک) ولد ملک نیاز محمدؐ خاں صاحب احمدی ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۸}{۳۸}$ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ فی الحال عارضی طور پر میں کسٹم ہاؤس کراچی میں کام کر رہا ہوں۔ اور مبلغ -/۵۴ روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تا زلیست اپنی آمد کا اور اس کے علاوہ جو آئندہ اللہ تعالےٰ مجھے مزید عطا فرماوے۔ $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ وباللہ التوفیق۔ نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر اس میں سے میں کچھ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ برکت اللہ خاں احمدی ملازم کسٹم ہاؤس کراچی۔ گواہ شد:۔ عبدالقادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ فتح محمدؐ شرما سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد:۔ عبدالکریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی۔

۵۲۰۳ء۔ منکہ محمدؐ رمضان ولد ابراہیم قوم سیام پیشہ معماری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن محلہ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۳۸}$ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ اول ایک مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان مشتمل بر دو کمرہ و صحن کل رقبہ ۸ مرلہ دوم زمین سات مرلے واقعہ متصل کوٹھی چودھری فتح محمدؐ صاحب قادیان۔ ہر دو جائیداد کی مالیت موجودہ اندازاً ساڑھے تین صد روپیہ و نوے روپے علے الترتیب ہیں۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت اندازاً سولہ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زلیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہؐ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہؐ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:۔ مستری محمدؐ رمضان بقلم خود دارالفضل قادیان۔ گواہ شد حکیم احمد دین محلہ دارالسعتہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مستری محمدؐ دین محلہ دارالسعتہ

عـ ۵۲۳۶ - منکہ سبحان علی ولد برکت علی صاحب قوم قانونگو شیخ پیشہ ملازمت موٹر ڈرائیوری عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۸ر فروری ۲۰ء ساکن رحیم آباد ڈاکخانہ فتوپور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{38}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جس کی کل قیمت -/۵۸۰ روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت پچاس روپے ماہوار تنخواہ اور تین روپے بطور پنشن کل -/-/۵۳ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

(۱) ایک مکان خام بمع دکان نیم پختہ واقع موضع رحیم آباد جسکی موجودہ قیمت اندازاً بمبلغ -/-/۲۵۰ روپے ہے۔

(۲) ایک مکان خام واقعہ موضع رحیم آباد تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور جس کی موجودہ قیمت -/-/۸۰ روپے ہے۔ اس کے $\frac{1}{2}$ حصہ کا میں مالک ہوں۔ دوسرا نصف حصہ میرے چھوٹے بھائی کا ہے۔

۳- ایک قطعہ اراضی $\frac{19}{مـ}$ واقع محلہ دارالشکر غربی قادیان جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/-/۲۵۰ روپے ہے۔

العبد:- سبحان علی بقلم خود حال بنگلہ $\frac{4}{مـ}$ ہسٹینگز روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد:- محمد شریف چغتائی $\frac{12}{مـ}$ لیک سکوئر نئی دہلی۔ گواہ شد نذیر احمد خاں $\frac{12}{مـ}$ لیک سکوئر نئی دہلی۔

آپ کا فرض

فاروق سلسلہ کا ایک ادنیٰ خادم پرچہ ہے۔ اسکی اشاعت بڑھانا سلسلہ کی امداد اور تبلیغی دائرہ کو وسیع کرنا ہے۔ آپکا قومی فرض ہے۔ کہ اسکے نئے خریدار پیدا کریں۔ اسمیں خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ مکمل شائع ہوتا ہے۔ اور سلسلہ کی ضروری خبریں اور اعلان بھی ہوتے ہیں۔

"سچائی ایسی تلوار ہے جس کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی"

"میں سچائی کی تلواریں تم میں تقسیم کرتا ہوں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "دشمن کا سچائی سے مقابلہ کرو۔ چاہے تمہاری ساری جائیدادیں چھین لی جائیں۔ چاہے تم کو جھوٹے مقدمات میں مبتلا کر کے پکڑوا دیا جائے۔ اور چاہے جھوٹی گواہیاں دے کر تمہیں قید کرا دیا جائے۔ تم ہمیشہ سچ بولو۔ اور جھوٹ کے قریب بھی مت جاؤ۔ ہاں جو بات تم نہیں کہنا چاہتے۔ اس کے متعلق کہہ دو۔ کہ میں نہیں کہنا چاہتا۔ سچ کے یہ معنے نہیں۔ کہ تم جو نہیں کہنا چاہتے۔ وہ بھی کہہ دو۔ بلکہ سچ کے یہ معنے ہیں۔ کہ جو کچھ کہو۔ وہ سچ ہو"۔

"یاد رکھو۔ یہ آخری جنگ ہے۔ جو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں ہو رہی ہے۔ اسوقت یا شیطان مارا جائے گا۔ یا خدا کے فرشتے مارے جائیں گے۔ سچائی غالب آئیگی۔ یا جھوٹ غالب آئے گا۔

پس میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ۔ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دیئے جاؤ۔ تم سچائی کو نہیں چھوڑو گے۔ اور اگر تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے۔ جو اس عہد کی پابندی نہیں کر سکتا۔ اور یہ جرأت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ کہ چاہے وہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ سچائی کو نہ چھوڑے تو میں اس سے کہوں گا۔ کہ اگر وہ کوئی اور قربانی نہیں کر سکتا۔ تو یہی قربانی کرے۔ کہ ہم سے الگ ہو جائے۔ ہم اسکو بھی اس کا احسان سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ شخص جو سلسلے میں رہتے ہوئے مداہنت سے کام لیتا ہے۔ وہ نہ صرف سلسلہ کو بدنام کرتا۔ بلکہ اسلام کی فتح کو بھی پیچھے ڈالتا ہے"۔

"پس جس طرح جھوٹ بولنا اسلام میں ناپسندیدہ ہے۔ اسی طرح فتنہ و شرارت کو بھی اسلام سخت ناپسند کرتا ہے۔ جو شخص فتنہ پھیلاتا ہے۔ وہ آدم کا مرید نہیں۔ بلکہ شیطان کا مرید ہے۔ آدم کو خدا تعالےٰ نے فساد کے لئے نہیں بلکہ امن کے قیام کے لئے بھیجا تھا۔ وہ ابلیس تھا۔ جس نے شرارت کی۔ اور فتنہ و فساد پھیلایا۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر فتنہ پیدا کرتا ہے۔ وہ چاہے احمدی ہی کیوں نہ ہو۔ آدم کی ذرّیت میں سے نہیں۔ بلکہ ابلیس کی ذرّیت میں سے ہے"۔

"اگر تم سچائی پر پوری طرح قائم رہو۔ تو پھر میں اس بات کا ضامن ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدے کے مطابق تم ضرور جیتو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو مصلح موعود کے متعلق الہامات ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک مظہر الحق بھی ہے۔ یعنی وہ صداقت و راستبازی کا مظہر ہوگا۔ پس تم جب بھی جیتو گے۔ سچائی سے جیتو گے۔ جھوٹ سے نہیں جیت سکتے۔ خدا نے میری پیدائش سے پہلے میرا نام مظہر الحق رکھا ہے۔ اور یہی سچائی کی تلوار ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے مجھے دی۔ تم اگر دشمن سے لڑنا چاہتے ہو۔ تو اسی تلوار سے تمہیں لڑنا پڑے گا۔ جو خدا تعالےٰ نے مجھے دی۔ نہ اس تلوار سے جو خدا تعالےٰ نے مجھے نہیں دی۔ مجھے خدا تعالےٰ نے لوہے کی تلوار نہیں دی۔ بلکہ لوہے کی تلوار والا جسم بھی نہیں دیا۔ ہمیشہ بیمار رہتا ہوں۔ مجھے جو تلوار دی گئی ہے۔ وہ سچائی اور صداقت کی تلوار ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ تلوار اپنے ہاتھ میں پکڑنے کے لئے تیار نہیں تو وہ کس طرح فوج میں شامل ہو کر روحانی جنگ کے لئے تیار ہو سکتا ہے"۔

"تھوڑے ہی دن ہوئے۔ میری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے ایک رؤیا دیکھا ہے۔ ان کی اکثر خوابیں سچی نکلتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں جبدن حکومت کی طرف سے خطابات کی فہرست اخباروں میں شائع ہوئی۔ اس دن وہ اخبار کا وہی پرچہ پڑھ رہی تھیں۔ کہ نیند آگئی۔ اور خواب میں خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں میرے متعلق آواز آئی۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ خطاب ملا ہے۔ "مظہر الحکم۔ مظہر الحق والعلاء۔ مؤخر الذکر وہی الہام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا۔ پس میں آج سچائی کی تلوار تم سب میں تقسیم کرتا ہوں۔ اور پیشتر اس کے کہ تمہیں جنگ کے لئے جانا پڑے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم اس ہتھیار سے کام لو۔ آخر ہر جنگ کے لئے کوئی نہ کوئی ہتھیار ہوا کرتے ہیں۔ جو لوگ نیزوں اور تلواروں سے لڑا کرتے ہیں۔ وہ فوج میں نیزے اور تلواریں تقسیم کیا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ گولہ بارود اور توپ و تفنگ سے لڑتے ہیں۔ وہ گولہ بارود بندوقیں اور توپیں فوج میں تقسیم کیا کرتے ہیں۔ ہم کو خدا تعالےٰ نے نہ بندوقیں دی ہیں۔ نہ توپیں۔ بلکہ نیزے اور تلواریں بھی نہیں دیں۔ اور نہ اس قسم کی لڑائیوں کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں جس جنگ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ روحانی جنگ ہے۔ اور جس ہتھیار سے کام لینے کا حکم ہے۔ وہ سچائی کی تلوار ہے۔ پس سچائی کی تلواریں میں تم میں تقسیم کرتا ہوں۔ تم انہیں لے لو۔ کہ جس کے پاس یہ تلوار ہوگی۔ وہ کامیاب ہوگا۔ اور جس کے پاس یہ تلوار نہیں ہوگی۔ وہ کامیاب نہیں ہوگا"۔

"تم سچائی پر قائم ہو جاؤ۔ جھوٹ کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو۔ اور خواہ تمہاری جان جاتی ہو۔ تم وہی بات کہو۔ جو سچی ہو۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرو۔ ہم ہمیشہ کہتے ہیں۔ کہ ہماری عزتیں۔ ہماری جانیں اور ہمارے اموال سب خدا کے لئے قربان ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنی عزتیں بچانے کے لئے یا جان کی حفاظت کے لئے جھوٹ بولتے اور سچائی کو چھوڑتے ہیں۔ تو ہم کہاں قربانی کرتے ہیں۔ پس تم اپنے نفوس کو ٹٹول ٹٹول کر ان میں سے جھوٹ کو نکال دو۔ اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے حالات پر نگاہ ڈالو۔ اور اگر تمہیں ان میں جھوٹ کی تاریکی نظر آئے۔ تو اسے دور کرو۔ پھر اپنے ہمسایوں پر نگاہ ڈالو۔ اور ان کو بھی اچھی طرح ٹٹول ٹٹول کر دیکھو۔ پھر اگر ان میں بھی جھوٹ نظر آتا ہے۔ تو اسے بھی نکالنے کی کوشش کرو۔ اگر تم اس طرح سچائی پر قائم ہو جاؤ گے۔ تو یہ تلوار ایسی ہے۔ جس کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی"۔

(از خطبہ مطبوعہ الفضل ۲۷ فروری ۳۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

لاہور۔ ۶؍ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے قحط کی وجہ سے اضلاع رہتک۔ گوڑگانوں۔ کرنال اور حصار میں ربیع ۱۹۳۸ء کی مالگذاری میں سے دس لاکھ روپیہ کی وصولی ملتوی کر دی ہے۔ اسی طرح حصار اور اس کے نواحی علاقوں میں اس نے چالیس ہزار من چارہ رعایتی نرخوں پر مہیا کیا۔

لنڈن۔ یکم اکتوبر۔ چیکوسلوویکیا کے معاملے میں وزیر اعظم برطانیہ کی پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے برطانیہ کے وزیر بحر لارڈ ڈف کوپر نے استعفےٰ دے دیا ہے۔

بمبئی۔ ۷؍ اکتوبر۔ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو اور لیڈی ۱۴؍ اکتوبر کو بمبئی پہنچ رہے ہیں۔

بمبئی۔ ۷؍ اکتوبر۔ بمبئی کارپوریشن نے جاپان کی چین پر جارحانہ چڑھائی۔ شہری آبادی پر بمباری وغیرہ کے پیش نظر ایک قرارداد پاس کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کارپوریشن اور اس کے ٹھیکیدار جاپانی اشیاء کا استعمال نہ کریں۔

پشاور۔ ۶؍ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بنوں پر حملہ کرنے میں مدد دینے کی بناء پر احمد زئی۔ گنگوخیل اور خونیا خیل کے وزیریوں کو جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ جس کی تعداد بیس ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ احمد زئی خاصہ داروں کے وظائف تین ماہ کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور۔ ۷؍ اکتوبر۔ آج لاہور ہائیکورٹ نے مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ کو دیوالیہ قرار دے دیا۔ ماہ جولائی میں بنک کے تین قرضخواہوں اور ایک حصہ دار نے بنک دیوالیہ قرار دیئے جانے کے لئے درخواست دی تھی۔ عدالت نے عارضی طور پر خواجہ نذیر احمدؐ کو لکویڈیٹر مقرر کر دیا تھا۔ لکویڈیٹر نے بنک کا ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ مختلف آسامیوں سے وصول کیا۔ جس کا ذکر اس نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے۔ جو آج فاضل جج کے روبرو پیش ہوئی۔ اس روپیہ میں بنک کے روپیہ میں گڑبڑ کا بھی ذکر کیا گیا۔

لنڈن۔ ۶؍ اکتوبر۔ وزیر اعظم برطانیہ نے آج ایوانِ عام میں اعلان کیا۔ کہ زمانۂ امن میں لازمی فوجی بھرتی کا قانون نافذ نہ کیا جائیگا۔

یروشلم ۷؍ اکتوبر۔ یہودی قوم پرستوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسی تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جس کا مدعا فلسطین میں یہودیوں کی اقلیت رکھنا ہو۔ اور وہ کبھی اس قسم کی حکومت کی حمایت نہیں کریں گے۔ جس میں یہودیوں کی اقلیت ہو۔

کراچی۔ یکم اکتوبر۔ حکومت افغانستان کے لئے ایک جرمن جہاز کے ذریعہ بہت سے اسلحہ جات آئے ہیں۔ ان میں بموں اور مختلف ہتھیاروں کی ۱۷۳۶ پیٹیاں ہیں جنہیں بابا جزیرہ میں اتارا گیا ہے۔ امتحان کے بعد ٹرین کے ذریعہ انہیں لنڈی کوتل بھیج دیا جائے گا۔ اور وہاں سے کابل۔

بیت المقدس۔ ۵؍ اکتوبر۔ آج ہائی کمشنر فلسطین طیارہ کے ذریعہ لنڈن روانہ ہو گئے ہیں جہاں سے آپ کو مبادلہ افکار کے لئے خاص طور پر بلایا گیا ہے۔ آپ کی اس اچانک روانگی سے فلسطین میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور مختلف طبقوں میں مختلف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔

—— فلسطین میں حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں بہت زیادہ وارداتیں ہوئیں۔ گذشتہ تیس ماہ سے ایسا خراب ہفتہ فلسطین میں کبھی نہیں گزرا تھا۔ ۲؍ اکتوبر کی شب کو ۱۴ یہودی ہلاک اور چھ عرب شہید ہوئے۔ اور جافا میں تین عرب ایک سرنگ پھٹنے سے سخت مجروح ہو گئے۔

یروشلم۔ ۴؍ اکتوبر۔ گذشتہ شنبہ سے اب تک ایک سو چالیس اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہلاک شدگان میں کم سے کم ۸۵ عرب ہیں۔

بیت المقدس ۴؍ اکتوبر۔ ایک یہودی کو آتشگیر اسلحہ رکھنے کے الزام میں فلسطین کی فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم دیا ہے۔ جب سے فلسطین میں میدان کارزار گرم ہوا ہے۔ یہ دوسرا یہودی ہے۔ جسے سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۶؍ اکتوبر۔ آج دارالعلوم میں بتایا گیا ہے۔ کہ فلسطین کے متعلق جو وڈ ہیڈ کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اسکی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کی جائے گی۔ یہاں کے واقف کار حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کمیشن مذکور کی سفارش یہ ہے۔ کہ فلسطین میں اسی قسم کا آئین رائج کیا جائے۔ جیسا کہ عراق میں ہے۔ اور آئندہ یہودیوں کی فلسطین میں آمد روک دی جائے۔ اور ہر شہری کو اپنے عقائد کے مطابق مذہبی رسوم ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔

یروشلم۔ ۶؍ اکتوبر۔ آج ایک مقام پر برطانوی فوجی سپاہیوں سے قوم پرست عرب مجاہدین کی جنگ ہو گئی۔ اس جنگ میں ۵۶ عرب شہید ہوئے۔

شیلانگ۔ ۶؍ اکتوبر۔ آسام اسمبلی کا اجلاس یکم دسمبر کو منعقد ہو گا۔ کانگرسی وزارت بڑی کمزور ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک عدم اعتماد کا مقابلہ نہیں کر سکے گی کانگرسی لیڈر اپنی اس نوزائیدہ وزارت کو بچانے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔

شملہ۔ ۶؍ اکتوبر۔ لنڈن سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فیڈریشن یکم جنوری ۱۹۴۰ء تک نافذ ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں ہندوستانی والیانِ ریاست کے نمائندوں نے بھی پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سے گفت و شنید کی ہے۔

بنوں۔ ۵؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت انگریزی سرحد کے فقیر اپی سے صلح کی کوشش کر رہی ہے۔

پشاور۔ ۵؍ اکتوبر فقیر اپی کے خلیفہ مہر دل نے علاقہ کرک میں بغاوت برپا کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ لیکن برطانی فوجوں نے شدید بمباری کر کے اس کے لشکر کو منتشر کر دیا۔ اس معرکہ میں مہر دل خود بھی سخت زخمی ہوا۔

کشمیر میں حالات بدستور ہیں۔ تحریک جاری ہے۔ حکومت کی طرف سے تشدد ہو رہا ہے۔ گرفتاریوں اور سزایابیوں کا بازار گرم ہے۔

کراچی۔ ۶؍ اکتوبر۔ بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سندھ کی اللہ بخشی وزارت مسلم لیگ سے کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ کانگرس نے اس کو مایوس کر دیا ہے۔

سلہٹ میں دسہرہ کے موقع پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ بہت سے ہندو اور مسلمان مجروح ہوئے۔ ہندو مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کر رہے تھے۔ ان کی نامعقول ضد کا نتیجہ فساد کی صورت میں رونما ہوا۔

لنڈن، ۵؍ اکتوبر۔ سوڈٹین علاقوں پر جرمن فوجوں کا قبضہ جاری ہے۔ کوئی خاص ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ۳؍ اکتوبر کو خود ہر ہٹلر نہایت شان کے ساتھ اس علاقہ میں داخل ہوا۔ اور اس کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔

لنڈن۔ ۵؍ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے۔ بظاہر اس پر چاروں طرف سے اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ لیکن دراصل بہت سے فرقہ دار برطانی سیاست دان اس سے ناراض ہیں۔ اور اس کو مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کی کمزور پالیسی کا خطرناک نتیجہ سمجھتے ہیں چنانچہ برطانی امیر البحر لارڈ کوپر اسی وجہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

—— جرمنی کی کامیابی کے بعد اب ہنگری اور پولینڈ بھی چیکوسلواکیہ سے اپنے علاقے مانگ رہی ہیں۔ پولینڈ کو تو ایک حد تک کامیابی بھی ہو چکی ہے۔ اور اسکی فوجیں بعض علاقوں پر بلا مزاحمت قبضہ کر رہی ہیں۔ اس بارہ میں اطالوی حکومت ہنگری کی پیٹھ ٹھونک رہی ہے۔

—— ہر ہٹلر کی تقریروں اور جرمن اخبارات کی روش سے اب یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ہٹلر عنقریب برطانیہ سے ان افریقی نوآبادیوں کا مطالبہ کریگا۔ جو کہ جنگ عظیم سے قبل جرمنی کے قبضہ میں تھیں۔

—— چین و جاپان کی جنگ جاری ہے۔ گذشتہ دو ہفتوں میں جاپان کو بہت سی قابل ذکر فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ متعدد چینی شہروں پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے۔ چینیوں کا بہت سا نقصان جان و مال ہوا۔

—— پارلیمنٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ چیکوسلواکیہ کو ایک کروڑ پونڈ بطور قرضہ دے گی۔ تاکہ وہ اپنی اقتصادی حالت درست کر سکے۔

لنڈن۔ ۵؍ اکتوبر۔ ڈاکٹر بینش صدر چیکوسلواکیہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس پر جرمنی۔ پولینڈ اور ہنگری میں بہت اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔

امرتسر۔ ۱۱؍ اکتوبر۔ ایک جگہ شب برات کے لئے آتشبازی تیار کی جا رہی تھی۔ کہ اسے آگ لگ گئی۔ جس سے چھ آدمی زندہ جل کر مر گئے۔ چار آدمی ہسپتال میں پڑے ہیں۔

ہوشیارپور۔ ۱۱؍ اکتوبر۔ زمیندار کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خاں نے کہا۔ کہ عدالتی ملازمتوں میں زراعت پیشہ لوگوں کے لئے ۶۰ فی صدی ملازمتیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ اور ان لوگوں کو ڈگریوں کے اجراء کی پریشانیوں سے بچانے کے لئے ایک قانون بنوانے والا ہوں۔

کابل۔ ۱۱؍ اکتوبر۔ اطالوی اخبارات راوی ہیں۔ کہ امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان نے ایک انگریز عورت کے ساتھ شادی کر لی ہے۔

اسی خاتون کی تصویر بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

— ڈسٹرکٹ کسان ورکنگ کمیٹی جالندھر کا ایک اجلاس بابا ہری سنگھ کی زیر صدارت منعقد ہؤا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر آئندہ تین ماہ کے اندر اندر حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کے مطالبات نہ مانے تو ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۸ء سے ضلع کے صدر میں امرتسر موہچہ کے طریق پر ستیہ گرہ جاری کر دی جائیگی۔

— کاشتکاروں کے مطالبات یہ ہیں:۔ (۱) مالیہ کا سسٹم بدل دیا جائے۔ (۲) بنجر اراضی کو مالیہ سے مستثنےٰ کر دیا جائے۔ (۳) بیگار۔ چوکیدارہ۔ چاہی اور ملبہ کو منسوخ کر دیا جائے۔ (۴) سرکاری کارخانوں سے قرضہ جات کی ادائیگی۔ (۵) سطح آب کی کمی کی طرف فوراً توجہ کی جائے۔

بنوں سے تین میل کے فاصلہ پر موضع سلیمہ سکندر خیل میں مسلح ڈاکوؤں نے ایک ہندو مسمی لکشمی چند کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکو لکشمی چند کو اسکی پانچ سالہ لڑکی سمیت اٹھا کر لے گئے۔ اور لکشمی چند کو زخمی کر گئے۔

گوجرانوالہ کے ایک گریجوایٹ نے جو پٹواری کا کام بھی کرتا تھا۔ میونسپل باغ میں ایک ہندو عورت کی بالیاں جبراً اتار لیں۔ اور سائیکل پر سوار ہو کر بھاگ گیا۔ پولیس نے اس کا تعاقب کر کے ۱۰ میل کے فاصلہ پر جا کر پکڑ لیا۔ عدالت نے ملزم کو تا برخاست عدالت قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

جرمن اخبارات زور شور سے لکھ رہے ہیں کہ جرمن نو آبادیات جرمنی کو واپس ملنی چاہئیں انہوں نے نو آبادیات کا مطالبہ اور ذکر اپنے اخبارات میں شروع کر دیا ہے۔

لنڈن۔ ۶ر اکتوبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم بلگریڈ رقمطراز ہے۔ کہ یوگوسلاویہ گورنمنٹ کے اخبار مسموپراور نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ سے جو بُرا سلوک ہؤا ہے۔ اس نے دیگر چھوٹے چھوٹے ملکوں کی حکومتوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور انہیں چیکوسلواکیہ کی قسمت کے فیصلے کو دیکھ کر عبرت ناک تجربہ حاصل ہؤا ہے۔ ۱۹۳۵ء سے مسٹر سٹوڈیانوچ کی حکومت کے خلاف جو کچھ ہو رہا تھا۔ یہ محض آئندہ انتخاب کے لئے تھا۔ یہ نعرے لگائے جاتے تھے۔ کہ فرانس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ گذشتہ چند روز کے واقعات کی وجہ سے مسٹر سٹوڈیانوچ کی پالیسی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اور انہوں نے دیگر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے اور غیر ملکی نظریہ کو اپنانے کی کوششوں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ مخالفت بالکل ختم ہو گئی ہے۔

وصیتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۲۲۹ع۔ منکہ سید فیاض الدین احمد ولد مولوی سید حفیظ الدین صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ .... عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء وساکن .... ڈاکخانہ سونگھڑہ تحصیل وضلع کٹک لبقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد پرگنہ سونگھڑہ اور معتقد نگر میں اراضی پانچ ایکڑ نوسو گیارہ ڈسمل (A 5.911) ہے۔ جس میں مکانات تالاب اور زراعتی زمین شامل ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق مبلغ تین ہزار ایک سو روپیہ ہوتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ جسکی قیمت تین سو دس روپیہ ہوتی ہے۔ بحق وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے میری موجودہ پنشن جو کہ ماہوار مبلغ ایک صد روپیہ آمد ہے۔ اس کا بھی ماہوار ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی مبلغ دس روپیہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم با خذ رسید جائیداد کی وصیت میں سے ادا کر دوں۔ تو اسے میری وصیت میں سے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ سید فیاض الدین احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید غلام محمد سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ سونگھڑہ۔ گواہ شد:۔ سید غلام الدین احمد ابن مولوی سید فیاض الدین احمد صاحب موصی۔

۵۲۱۹ع۔ منکہ سردار لبشارت احمد ولد سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے قوم جٹ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نیروبی مشرقی افریقہ لبقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ لیکن مجھے پچاس شلنگ ماہوار اپنے بھائی سے لبطور اندازہ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کراتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جو بھی میری آمد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور بوقت وفات جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سردار لبشارت احمد۔ گواہ شد:۔ محمد اکرام خاں غوری سکرٹری وصایا نیروبی۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۵۲۲۰ع۔ منکہ عبد الکریم خالد ولد خواجہ عبد الواحد قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر انیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان لبقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد پندرہ روپے ہے۔ جو مجھے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ سے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبد الکریم خالد کلرک پراویڈنٹ فنڈ قادیان۔ گواہ شد:۔ عبد الواحد والد موصی بقلم خود دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ عبد الحی بقلم خود مجاہد تحریک جدید قادیان۔

۵۱۵۰ع۔ منکہ محمد عمر ولد نتھے شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان لبقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

۱۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

۲۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۳۰/-/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔

۳۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں وصیت کردہ جائیداد کے حصہ میں سے کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرا دوں۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھی جائیگی۔

العبد:۔ محمد عمر احمدی قادیان فاروق منزل حال ملازم دفتر چیف کمشنر صاحب دہلی۔ گواہ شد شیخ محمد یعقوب ٹیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی گواہ شد:۔ عزیز الرحمٰن حال ملازم امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ نئی دہلی۔

۵۱۰۷ع۔ منکہ ملک افتخار احمد ولد ملک گلاب الدین صاحب قوم کگے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور ضلع گورداسپور لبقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ صرف میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت احمد آباد اسٹیٹ سنڈیکیٹ سندھ مبلغ ۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ افتخار احمد بقلم خود حال احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ سندھ۔ گواہ شد:۔ غلام سرور بقلم خود احمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

امرت بوٹی
رجسٹری شدہ سرکار ہندوستان

ہر قسم کی

تمام مردانہ کمزوریوں اور بد اعتدالیوں کو دور کر کے غضب کی قوت مردانہ پیدا کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں دھانت۔ جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت۔ کمزوری مثانہ۔ ذیابیطس کمی خون جیسی نامراد بیماریوں کو دور کر کے کامل مرد بنا دیتی ہے۔ چند ہی روز کے بعد جسم میں ایک خاص قوت محسوس ہونی شروع ہو جاتی ہے ۵۰ گولی ۱۲/- ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش ۳/-

پائیریا ماسخورہ اگر آپ دانتوں کی یا مسوڑھوں کی کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تو پائیریا بکس مکمل طلب فرمادیں۔ بکس کلاں ۱/۸ بکس خورد ۱۲/-۔ بکس کلاں دو ماہ کے لئے بکس خورد ایک ماہ کے لئے کافی ہوگا۔

ملنے کا پتہ

مینجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ (پنجاب)